ABC Certified Weekly MASAEL Quetta

مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

ایڈیٹر: اسرار محمد کھیتران

masaelqta@gmail.com

03136823946

جلد نمبر:22 15 جولائی تا 21 جولائی 2019ء قیمت 8 روپے شمارہ نمبر:27

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یٹسین زئی مائنز ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام تقریب کے شرکاء سے خطاب کررہے ہیں۔

اداروں کی کامیابی کا انحصار سرکاری آفیسران کی کارکردگی اور قابلیت پر ہے، گورنر بلوچستان

رپورٹ
اسرار محمد کھیتران

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یٹسین زئی نے کہا ہے کہ عوامی ضروریات سے ہم آہنگ پالیسیوں کو تشکیل دینے اور اچھی طرز حکمرانی قائم کرنے کے مقاصد کے حصول کیلئے تمام سرکاری آفیسران کے استعداد کار بڑھانا ضروری ہے۔ اس ضمن میں پبلک سیکٹرز کو موثر بنانے، دستیاب وسائل ومعدنیات سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے اور انتظامی طریقہ کار کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے پیشہ ورانہ تربیت نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سوموار کے روز مائنز ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیا اس موقع پر چیف سیکریٹری بلوچستان ڈاکٹر اختر نذیر، سیکریٹری مائنز ڈیپارٹمنٹ زاہد سلیم بھی موجود تھے۔ پندرہ روزہ تربیتی پروگرام میں تمام محکموں بالخصوص مائنز ڈیپارٹمنٹ کے انجینئرز اور آفیسران شامل تھے۔ تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ پبلک سیکٹر کسی بھی ملک کا سب سے بڑا ادارہ ہے جس کا کثیر الجہتی کردار ہوتا ہے اور چیزوں کو مختلف پہلوؤں سے دیکھتا اور پرکھتا ہے انہوں نے کہا کہ اداروں کی کامیابی کا انحصار سرکاری آفیسران کی کارکردگی اور قابلیت پر ہے جو جدید تربیتی کورسز سے مشروط ہے۔ افرادی قوت کی ترقی کیلئے تربیتی کورس کا جدید، موثر اور موجودہ ضروریات سے متعلق ہونا اشد ضروری ہے۔ گورنر نے کہا کہ سرکاری آفیسران کی استعداد کار بڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کو جدید علم ودانش سے روشناس کروایا جائے تاکہ وہ اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو صوبے کی ترقی و خوشحالی کیلئے بروئے کار لانے کے قابل ہوجائیں۔ گورنر بلوچستان نے کہا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ انسانی وسائل کی ترقی پر مناسب توجہ نہ دی گئی جس کی وجہ سے ہم کئی مشکلات سے دوچار ہیں۔ اس حوالے سے آج یہ تربیتی کورس کی اختتامی تقریب ایک خوش آئند اقدام ہے اور امید ہے کہ یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ تربیتی کورس سرکار صوبے کے حال اور مستقبل کے ساتھ منسلک ہے۔ بلوچستان قدرتی وسائل ومعدنیات سے مالا مال صوبہ ہے لیکن ہمیں ان دستیاب معدنیات سے بھرپور استفادہ کرنے اور ان کے ثمرات عوام تک پہنچانے کیلئے جدید علم وتحقیق کی روشنی سے اپنے اذہان کو روشن کرنا ہوگا۔ انہوں نے مائنز ڈیپارٹمنٹ کے سیکریٹری زاہد سلیم اور ان کی ٹیم کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ نے دیگر محکموں کیلئے ایک قابل تقلید مثال قائم کی جو انسانی وسائل کی ترقی پر مثبت اثرات مرتب کریگی۔ گورنر نے ایم آر ڈی ایل (MRDL) کے چیئرمین خشو پنگ کا تربیتی کورس میں تعاون اور رہنمائی کا بھی شکریہ ادا کیا۔ زیر تربیت آفیسران کو مبارکباد دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ اب آپ پہ زیادہ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ اپنے فرائض کو بہتر طریقے سے نبھائیں۔ آخر میں گورنر نے منتظمین اور زیر تربیت آفیسران وانجینئرز میں اسناد تقسیم کیے۔

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یٹسین زئی سے صوبائی سیکرٹری ٹرانسپورٹ صالح محمد بلوچ کی قیادت میں ٹرانسپورٹروں کا وفد ملاقات کررہا ہے

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یٹسین زئی مائنز ڈیپارٹمنٹ کے منعقدہ پروگرام میں متعلقہ زیر تربیت آفیسران میں اسناد تقسیم کررہے ہیں۔

دریں اثناء گورنر بلوچستان امان اللہ خان یاسین زئی نے کہا ہے کہ انسانی وسائل کی ترقی اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کے منازل طے کرنے کیلئے ہمیں علم پر استوار معیشت کو فروغ دینا ہوگا کیونکہ نئی نسل کو جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ کرکے ہی ہم ترقی یافتہ اور خوشحال قوم بنانے کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سوموار کے روز گورنر ہاؤس کوئٹہ میں وزیر اعظم پاکستان کے پروگرام نالج اکانومی ٹاسک فورس کے وائس چیئرمین ڈاکٹر عطاء الرحمٰن سے ملاقات کے دوران گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان نے کہا کہ دنیا بڑی تیزی سے اپنی کروٹیں بدل رہی ہے۔ پل پل بدلتی دنیا سے ہم قدم ہونے کیلئے ضروری ہے کہ نالج اکانومی کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم کو استوار کیا جائے۔ گورنر نے کہا کہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور جدید ٹیکنالوجی ہی عصر حاضر میں قوموں کی پائیدار ترقی وخوشحالی کی ضامن ہیں۔ اس ضمن میں سرکاری اداروں میں ٹیکنالوجی متعارف کرانے سے نہ صرف اداروں کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا بلکہ درپیش قومی مشکلات کا پائیدار حل ڈھونڈنے میں بھی رہنمائی ملے گی۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن نے گورنر بلوچستان کو ملک کے تمام صوبوں میں آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے نئے مراکز قائم کرنے کے آئندہ کے لائحہ عمل سے بھی آگاہ کیا جس کو گورنر بلوچستان نے سراہتے ہوئے ہر ممکن تعاون کا یقین بھی دلایا۔

گورنر بلوچستان جسٹس (ر) امان اللہ خان یٹسین زئی کا محکمہ معدنیات کے زیر اہتمام منعقدہ تربیتی پروگرام کے اختتام پر شرکاء کے ہمراہ گروپ فوٹو

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یٹسین زئی سے وزیر اعظم پاکستان کے پروگرام ٹاسک فورس برائے نالج اکانومی کے وائس چیئرمین ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ملاقات کررہے ہیں۔

علاوہ ازیں گورنر بلوچستان امان اللہ خان یاسین زئی نے کہا ہے کہ نوجوان کسی بھی معاشرے کے نہ صرف مستقبل کے معمار ہیں بلکہ حال میں بھی بھرپور حصہ دار ہوتے ہیں اور ان کی علمی و تربیتی صلاحیتیں قوم کے بہتر مستقبل کی ضامن ثابت ہوسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو ملک وقوم کے درخشندہ مستقبل بنانے اور بہترین اثاثہ ثابت کرنے کیلئے ہم سب کو مل جل کر جدوجہد کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری بھرپور خواہش اور کوشش ہے کہ طلباء وطالبات کو اپنی علمی اور ترقی کی راہ میں کسی قسم کا رخنہ نہ پڑے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منگل کے روز گورنر ہاؤس کوئٹہ میں صوبائی حکومت کے ترجمان لیاقت شاہوانی کی قیادت میں صوبہ بلوچستان کے تین مختلف میڈیکل کالجز میں داخلے کے امیدوار طلباء پر مشتمل ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر وائس چانسلر بولان یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز ڈاکٹر نقیب اللہ اچکزئی، صوبائی ہیلتھ سیکریٹری حافظ عبدالماجد اور ڈاکٹر شبیر لہڑی بھی موجود تھے۔ گورنر نے طلباء کے مسائل و مشکلات غور وتوجہ سے سنیں اور ان کے مستقل حل کیلئے یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ گورنر ہاؤس اور دیگر متعلقہ ادارے میڈیکل کالجز کے طلباء وطالبات کے داخلے کے عمل کو حتمی شکل دینے کیلئے مشترکہ کاوشیں کررہے ہیں۔ گورنر بلوچستان نے کہا کہ ہم میڈیکل کالجز کے طلبہ کو درپیش مشکلات ومسائل سے بخوبی آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ قوانین وضوابط کو مدنظر رکھ کر سنجیدہ کوششیں بھی کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میڈیکل کالجز کے طلبہ کی کلاسوں کا جلد از جلد اجراء کیلئے اور مستقبل میں ان کی ڈگریوں کو قانونی قبولیت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے عمل کو پی ایم ڈی سی (PMDC) کی گائیڈ لائنز کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔ گورنر بلوچستان امان اللہ خان یاسین زئی سے منگل کے روز گورنر ہاؤس کوئٹہ میں صوبائی سیکریٹری ٹرانسپورٹ صالح محمد بلوچ کی قیادت میں وفد نے ملاقات کی۔ وفد میں کوئٹہ کے ڈپٹی کمشنر طاہر عباس، ڈی جی کیو ڈی اے صلاح الدین نورزئی، سیکریٹری آر ٹی اے کوئٹہ ڈویژن روحانہ گل کاکڑ سمیت بلوچستان بس ایسوسی ایشن کے صوبائی صدر حاجی نصر اللہ کاکڑ، حاجی امیر محمد یاسین زئی اور حاجی عبدالغفار شامل تھے۔ ملاقات میں صوبے میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر مسافروں کیلئے ٹرانسپورٹ میں بہتری لانے، ٹریفک کے مسائل، شہریوں کو بہترین سفری سہولیات فراہم کرنے اور ٹرانسپورٹ مالکان کو درپیش مشکلات کے مستقل حل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

گورنر بلوچستان امان اللہ خان یٹسین زئی سے صوبائی حکومت کے ترجمان لیاقت شاہوانی کی قیادت میں میڈیکل کالجز کے طلباء کا وفد ملاقات کررہا ہے۔

صادق سنجرانی سے انوارالحق کاکڑ تک

کونین/محمد ناصر اقبال خان

پاکستان میں "اصولی" نہیں "وصولی" "یعنی" نظریاتی" کی بجائے" مالیاتی '' سیاست کادوردورہ ہے اسلئے ہمارے سیاستدانوں کے درمیان دوستی اوردشمنی مستقل نہیں ہوتی۔یہ اپنے اپنے نجی '' مفادات '' کیلئے دیرینہ " تنازعات" اور"تضادات" کوفراموش کردیتے ہیں۔انتخابات میں '' نصرت " کیلئے معاشرے میں ایک دوسرے کیخلاف '' نفرت '' کوہوادینے والے آج نظریہ ضرورت کے تحت متحد اورنیب سمیت ریاستی اداروں کیخلاف متحرک ہیں۔ڈیل اورڈھیل کیلئے حکومت پر دباؤ برقراررکھنا متحدہ اپوزیشن کی ضرورت ہے،مگر اس بار شریف خاندان اورزرداری خاندان کاواسطہ فوجی ڈکٹیٹر پرویزمشرف نہیں بلکہ ایک ضدی پٹھان عمران خان سے پڑاہے کیونکہ کپتان کی سیاست کامصلحت کی گلی سے گزرنہیں ہوتا۔آج مسلم لیگ (ن) اورپیپلزپارٹی کا''قرب '' دیکھیں تو1990ء والی " کرب " سے بھرپوردہائی یادآجاتی ہے جب یہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کی رسوائی اورپسپائی کیلئے کوئی کسر نہیں چھوڑاکرتی تھیں۔ یہ لوگ ایک دوسرے کو"چور" کہاکرتے تھے اورآج دونوں کی "چوری" منظرعام پرآگئی اوردونوں بڑے چورقانون کی گرفت میں ہیں۔ ایوان سے زندان کاسفرطے کرنیوالے زندگی بھردولت کما تے رہے مگرعزت کمانا بھول گئے اوراب ووٹ کوعزت دوکانعرہ لگارہے ہیں۔انہوں نے ایک دوسرے کیخلاف چوری کے مقدمات بنائے اورآج دونوں چوروں کوتخت احتساب کاسامنا ہے۔ ایوانوں سے زندانوں تک چوروں کازر،زوراور شورہماری ریاست،سیاست اورمعیشت کیلئے زہرقاتل ہے۔چورسیاستدان دونوں ہاتھوں سے قوم کاپیسہ چوری اورپھر اس پیسے کے بل پراپنادفاع کرتے ہیں۔عوام چوربچاؤ سیاست کواپنے خون اورجنون سے سیراب نہ کریں ورنہ اس ملک سے مہنگائی،بیروزگاری اورکرپشن کاعذاب نہیں ٹلے گا۔

متحدہ اپوزیشن نے پی ٹی آئی حکومت کوانڈرپریشرکرنے اورکرپشن کیخلاف جاری آپریشن روکنے کیلئے معتدل،مخلص،محب وطن،بے ضروراورتحمل مزاج والے صادق سنجرانی کوتحریک اعتماد کی مدد سے ہٹانے کافیصلہ کرتے ہوئے قرارداد سینیٹ سٹاف کے سپرد کردی ہے۔اس تحریک عدم اعتماد کافیصلہ اپوزیشن پارٹیوں کی اے پی سی میں کیا گیا تھا مگرخفیہ رائے شماری کے نتیجہ میں اپوزیشن کی ناکامی نوشتہ دیوار ہے۔متحدہ اپوزیشن میں دم ہے توعدم اعتماد کافیصلہ خفیہ رائے شماری سے ہونے دے۔اگرعام انتخابات میں شہریوں کیلئے اپنا ووٹ خفیہ رکھنا انتہائی ضروری ہے توپھر ایوانوں میں ووٹ کاسٹ کرتے وقت اس قانون کااطلاق کیوں نہیں ہوتا۔نام نہادمنتخب حکمران اپنی شخصی آمریت کے استحکام اور دوام کیلئے جمہوری اقدار کی دھجیاں بکھیرتے رہے۔پارٹی فیصلے کیخلاف ووٹ دینے کی صورت میں ممبراسمبلی ڈی سیٹ ہوجائے گا،یہ قانون کسی فوجی ڈکٹیٹر کے فرمان سے نہیں بلکہ مسلم لیگ (ن) اورپیپلزپارٹی کے درمیان گٹھ جوڑ سے بناتھا۔اس قانون نے منتخب نمائندوں کواپنی اپنی پارٹی قیادت کاغلام بنادیا ہے،وہ اپنے ضمیر کی آوازنہیں سن سکتے۔پی ٹی آئی نے جہاں پروڈکشن آرڈر میں ترمیم کابیڑااٹھایا ہے وہاں زندانوں سے ایوانوں میں آنیوالے راستے بھی بند کرنے کیلئے اپنا کردارادا کرے ،یعنی کسی اسیر کوزندان میں بیٹھ کرالیکشن لڑنے کی اجازت نہ ہواورایوانوں میں رائے شماری صرف اورصرف خفیہ انداز سے ہو۔اس طرح یقیناارکان کے نزدیک جوفیصلہ یاامیدواربہتر ہوگاوہ اس کے حق میں ووٹ دیں گے۔

اپوزیشن قائدین کوغصہ وزیرا

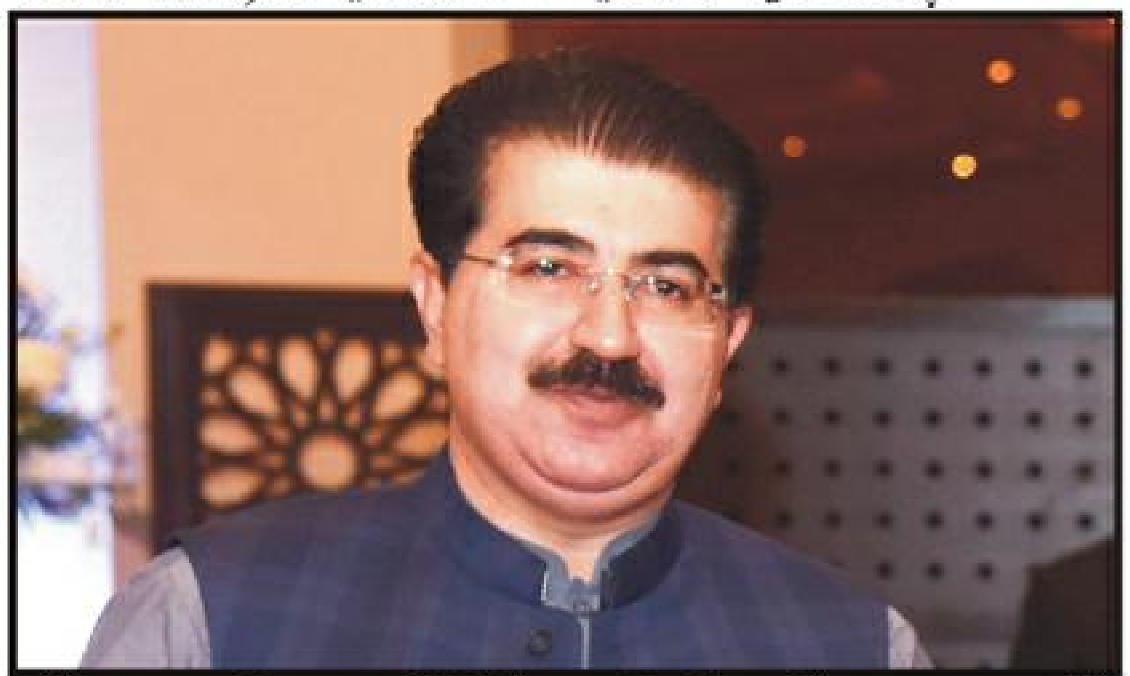

عظم عمران خان پر ہے مگر ان کے انتقام کانشانہ صادق سنجرانی بن رہے ہیں۔اپنے نام کی طرح سچے ،سلجھے اوراجلے دامن والے صادق سنجرانی پرمتحدہ اپوزیشن کی طرف سے کوئی چارج شیٹ نہیں لگائی گئی کیونکہ ہرکوئی صادق سنجرانی کو قدربلکہ رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔پاکستانیت کے علمبردارصادق سنجرانی جس طرح سینیٹ میں احسن انداز سے سب کوساتھ لے کرچلے ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔صادق سنجرانی شروع دن اوربالخصوص اپنے انتخاب کے وقت سے

سیاست ،منافرت اورصوبائیت سے بہت دورہیں ،انہوں نے مثبت کردارسے اپنے منصب کاوقاراوراعتمادبحال کیاورنہ ماضی میں چیئرمین سینیٹ کاعہدہ سیاست زدہ کردیاجاتا تھا۔صادق سنجرانی کاتعلق پاکستان کے خوبصورت صوبہ بلوچستان سے ہے اور بحیثیت چیئرمین سینیٹ ان کے انتخاب کوفیڈریشن کی مضبوطی کیلئے بہت خوش آئندقراردیاگیا تھا۔بلاشبہ چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی اپنے صادق جذبوں اورآئینی قدروں کے ساتھ اپنافرض منصبی اداکررہے ہیں۔ان کیخلاف اپوزیشن کی منفی سیاست ریاست اورقومی وحدت کیلئے نیک شگون نہیں۔بلوچستان سے نیک نام سابق وزیراعظم میر ظفراللہ جمالی ،چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی،بلوچستان کے باکمال اورفعال وزیراعلیٰ میرجام کمال خان ،بلوچستان کے سابق دبنگ اورپرجوش وزیرداخلہ سرفرازخان بگٹی اوربلوچستان کے سابق زیرک اورسحرانگیز ترجمان سینیٹر انوارالحق کاکڑپرکوئی انگلی نہیں اٹھاسکتا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میرجام کمال خان خاموشی مگرجانفشانی اورتندہی سے اپنا کام کررہے ہیں،وہ دوسرے وزرائے اعلیٰ کی طرح زیادہ باتیں نہیں کرتے مگران کاکام بولتا ہے۔میرجام کمال خان کی جہدمسلسل سے بلوچستان میں امن وامان کی مجموعی صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہے۔میں بلوچستان کے سابق وزیرداخلہ سرفرازخان بگٹی کوقومی افق پرمس کرتاہوں ،وہ ایک باصلاحیت منتظم ہیں ان سے قومی سطح پرکام لیاجائے۔

بلاشبہ پاکستان کاوجودایک نور ہے جبکہ سینیٹرانوارالحق کاکڑکاقلب اسلامیت اورپاکستانیت کےنور سے منورہے۔انوارالحق کاکڑواقعی حق کے ساتھ ڈٹ کرکھڑے ہوتے ہیں،انہوں نے ماضی قریب میں حکومت بلوچستان کے ترجمان کی حیثیت سے اپنے منصب کے ساتھ بھرپورانصاف کیا اورشعبہ سیاست وصحافت سمیت معاشرے کے سنجیدہ طبقات کواپناگرویدہ بنایا۔سینیٹرانوارالحق کاکڑ محب وطن پاکستانیوں کیلئے ایک رول ماڈل ہیں۔وہ اپنے لہجے اورالفاظ سے بلوچستان کے زخموں پرمرہم رکھتے اورغیوربلوچ بھائیوں کی محرومیوں کامداوا کرتے رہے۔انوارالحق کاکڑ بلوچستان کے ساتھ ساتھ پاکستان کی توانا آواز ہیں۔راقم نے جب بھی انوارالحق کاکڑ کومختلف ٹاک شوز میں قومی اورعالمی موضوعات پربات کرتے ہوئے سنا وہ پاکستان کی بھرپوروکالت اورمادروطن سے والہانہ محبت کاحق اداکرتے ہیں،اگران سے عالمی میڈیا میں پاکستان کیلئے وکالت اورسفارت کاری کاکام لیا جائے توہماری قیادت اورقوم ان کی انتھک خدمات پررشک کرے گی۔استدلال اوراستقلال کے ساتھ گفتگوکرنے میں انوارالحق کاکڑ کاکوئی ثانی نہیں۔وزیراعظم عمران خان کے پاس ترجمانوں کی فوج ہے مگران کے پاس ایک بھی انوارالحق کاکڑنہیں۔اگرپاکستان میں واقعی قابلیت،اہلیت اورصلاحیت کی بنیاد پروزرات ملتی تویقیناسینیٹرانوارالحق کاکڑاس وقت پاکستان کےوفاقی وزیراطلاعات ہوتے۔

مولانافضل الرحمن اورمریم صفدرکی ''نیوزسینس ''سے انکارنہیں،انہیں چھینک بھی آجائے توہمارے نجی ٹی وی باربار خبرنشرکرکے ہلکان ہوجاتے ہیں۔مگریہ دونوں شخصیات اس وقت ایوان سے باہرہیں۔مریم صفدرکوتومستقبل میں کوئی معجزہ ایوان میں پہنچاسکتا ہے کیونکہ ان کے مشیر ان کے شوہرکیپٹن (ر)صفدر ہیں جبکہ وہ خوداپنے والد میاں نوازشریف کی مشیر ہیں۔راقم کے نزدیک سیاست میں مریم صفدر کے فعال ہونے سے مسلم لیگ (ن) کاڈا؟ن فال شروع ہوا۔مریم صفدرکاضرورت سے زیادہ جارحانہ اورعاقبت نااندیشانہ طرزسیاست مسلم لیگ (ن) کے اندرشہبازشریف دھڑے کی مضبوطی کاسبب بنا۔شہبازشریف دن بدن مسلم لیگ (ن) پراپنی گرفت مزید مضبوط بنارہے ہیں اسلئے مریم صفدرکے بیانیہ کومسلم لیگ (ن) میں پذیرائی ملی نہ آئندہ ملے گی۔مسلم لیگ(ن) کےسنجیدہ لوگ مریم صفدرکی ہربات سے متفق نہیں ورنہ وہ اجتماعی استعفوں سے دوٹوک انکارنہ کرتے۔میں سمجھتاہوں اگر ڈان لیک سے چشم پوشی نہ کی جاتی توآج ویڈیولیک نہ ہوتی،اگراب ویڈیولیک میں ملوث کرداروں کیخلاف سخت ایکشن نہ لیاگیاتو ہمیں مستقبل میں کسی مزید ''لیک '' کیلئے تیاررہناہوگا۔اگراے پی سی کی ناکامی کے بعدمتحدہ اپوزیشن کومردہ اپوزیشن کہاجائے توبیجانہیں ہوگا،احتساب کے سونامی کاسامنا بلکہ مقابلہ کرناہرکسی کے بس کی بات نہیں اسلئے اپوزیشن کوبار بار اپنی پوزیشن پرکمپرومائز کرنا پڑے گا۔چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی کیخلاف تحریک اعتماد کے دوران اپوزیشن کی پوزیشن یعنی عددی برتری پوری طرح کلیئرہوجائے گی اوران کازعم ایک زخم بن کررہ جائے گا۔میں عنقریب اپوزیشن پارٹیوں کوباہم دست وگریباں ہوتے ہوئے دیکھ رہاہوں۔جس جس پارٹی کی قیادت نے ملک وقوم کے ساتھ فراڈکیا اس اس میں فارورڈبلاک ضروربنے گا۔چیئرمین سینیٹ کیلئے نوازشریف اورشہبازشریف کے پاس اپنااپناامیدوارہے۔نوازشریف اورمریم صفدر کاہاتھ اپنے جیالے پرویزرشید کی پشت پر ہے جبکہ شہبازشریف کے نزدیک بزرگ اورزیرک راجاظفرالحق اس منصب کے زیادہ حق دار ہیں۔ پیپلزپارٹی نے حاصل بزنجوکوچیئرمین سینیٹ کیلئے نامزدکیا ہے ،ہوسکتا ہے مسلم لیگ (ن) بھی حاصل بزنجو کے نام پرمتفق ہوجائے مگرمتحدہ اپوزیشن کی کاوش" لاحاصل "رہے گی۔صادق سنجرانی کوہٹانے اورحاصل بزنجوکوچیئرمین سینیٹ کی سیٹ پربٹھانے سے ملک اورمتحدہ اپوزیشن کوکچھ حاصل نہیں ہوگا۔معاشی بحرانوں سے نبردآزماپاکستان اس وقت کسی مہم جوئی کامتحمل نہیں ہوسکتا۔وزیراعلیٰ بلوچستان میرجام کمال خان ،سینیٹرانوارالحق کاکڑ اورسرفرازخان بگٹی سمیت بلوچستان عوامی پارٹی کے باضمیرارکان بلوچستان کے قابل فخرسپوت صادق سنجرانی کیخلاف تحریک عدم اعتماد کی ناکامی میں کلیدی کرداراداکریں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

چیف ایڈیٹروپبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈکوئٹہ سے چھپواکردفترہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈکوئٹہ سے شائع کیا۔فون نمبر: 081-2822725

ڈپٹی ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران

چیف رپورٹر: نثار محمد کھیتران

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی،سماجی معاشی موضوعات کے مطلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327865820

واٹس اپ: 03136823946

Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اوران کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں)ادارہ

کوئٹہ میں قلت آب کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر چکا ہے موجودہ حکومت پانی کے مسئلہ پر اقدامات اٹھارہی ہے،ترجمان حکومت بلوچستان

مسائل رپورٹ

ترجمان حکومت بلوچستان لیاقت شاہوانی نے کہا کہ پانی زندگی ہے اور پانی کے بغیر انسانی زندگی کا تصور محال ہے کرہ ارض پر زندگی ،معیشت ،زراعت سمیت تمام شعبہ جات کا پہیہ پانی کے مرہون منت ہے لیکن بد قسمتی سے ماضی میں زندگی کی اس اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خاطر خواہ اقدامات نہیں اٹھائے گے۔ کوئٹہ میں قلت آب کا مسئلہ سنگین صورت اختیار کر چکا ہے موجودہ حکومت پانی کے مسئلہ پر اقدامات اٹھا رہی ہے،وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کی خصوصی ہدایت پر کوئٹہ شہر میں قلت آب پر قابو پانے کے حوالے سے صوبائی وزراء کا اجلاس بھی منعقد ہو چکا ہے جس میں بتایا گیا تھا کہ کوئٹہ شہر میں پانی کی طلب اور رسد میں تقریباً 25 ملین گیلن روزانہ کا فرق ہے مانگی ڈیم ،ملک ڈیم اور اس طرح کے دیگر منصوبوں کی تکمیل کے بعد پانی کی طلب و رسد کے درمیان فرق کو کم کیا جاسکے گا۔ترجمان نے کہا کہ سریاب روڈ پر غیر فعال ٹیوب ویلز کو فعال بنانے کے لئے بھی احکامات جاری کر دیئے گے ہیں، واسا کو بھی ہدایت جاری کی گئی ہیں کہ عوامی شکایات کے ازالے کیلئے اپنی کارکردگی کو بہتر بنائے۔ترجمان صوبائی حکومت کا مزید کہنا ہے کہ موجودہ حکومت نے آبی وسائل کی ترقی کے لیے بجٹ میں بھی کثیر رقم مختص کی ہے جس سے پانی کے بحران پر قابو پانے میں مدد ملے گی، بارشیں کی کمی کی وجہ سے زیر زمین پانی بھی مسلسل نیچے جا رہا ہے اس لیئے عوام بھی پانی کے استعمال میں احتیاط برتیں تاکہ پانی کے غیر ضروری ضیاع پر قابو پایا جاسکے۔

دریں اثناء ترجمان حکومت بلوچستان لیاقت شاہوانی نے کہا کہ اپوزیشن چیئرمین سینٹ صادق سنجرانی کی سینیٹرز میں مقبولیت سے خوف زدہ ہے، چیئرمین سینٹ کے خلاف تحریک عدم اعتماد بے بنیاد ہے،چیئرمین شپ کے لئے صادق سنجرانی انتہائی موثر شخصیت ہیں وہ نا صرف ایک باوقار شخصیت کے مالک ہیں بلکہ ایک تجربہ کار سیاستدان بھی ہیں۔ چیئرمین سینٹ صادق سنجرانی پورے جمہوری عمل سے گزر کر ہی چیئرمین سینٹ کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں۔ترجمان نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان جام کمال خان پہلے ہی چیئرمین سینٹ صادق سنجرانی کی بھرپور حمایت کا اعلان کر چکے ہیں۔اپوزیشن بلا وجہ کے شوروغل سے پرہیز کرے اور ملک اور قوم کے وسیع تر مفاد میں فیصلے کرے،اپوزیشن کو چاہئے وہ ملک وقوم کی ترقی وخوشحالی کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کرے تاکہ اس پاک سرزمین کو ترقی کی راہ پر گامزن کرکے دوسرے ترقی یافتہ ممالک کے برابر لایا جاسکے۔ ترجمان صوبائی حکومت نے کہا کہ نوجوانوں کے مسائل جلد حل کئے جائینگے، کرپشن کے خاتمے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔کرپشن کے ناسور کی وجہ سے ملک مسائل میں جکڑ چکا تھا۔موجودہ حکومت کرپٹ عناصر پر نظرڈالے ہوئے ہے کرپشن کے خاتمے کے بعد بہت سے مسائل پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔ اور روزگار کے مواقع مہیا ہوں گے۔

Opposition leaders lavished billions on themselves under security, camp office expenses: Murad Saeed

Minister for Communications and Postal Services Murad Saeed on Tuesday slammed the "kingly" spending of national wealth by past public office holders on the pretext of setting up camp offices, security arrangements and entertainment. Before he began discussing the figures, Saeed said that it was important to provide the context under which such lavish expenditures were made. "In Thar, as seen in the report submitted to the Supreme Court, each year, there are more than 500 children who are dying due to hunger and poverty. The health conditions are such in the chief minister's constituency, that one is hard pressed to find an ambulance to carry the injured to a hospital when a blast occurs. "The availability of clean drinking water is an issue most prominent in Sindh and Punjab. Data from State Bank of Pakistan (SBP) and Benazir Income Support Programme (BISP) shows that Sindh is the most poverty-stricken province followed by South Punjab," he said as he set the stage to provide the contrast which followed. "We will begin with Yousuf Raza Gillani. He had five camp offices, three in Lahore and two in Multan and he spent Rs245 million on these." "We then move on to Zardari, who has proved very bhari (costly) for the nation. His two camp offices one in Larkana where he has a house, and one in Naudero as well as his security arrangements resulted in the wastage of over Rs3.164 billion of tax payers' money over 2013-2018 when he was not even president of the country." He said that Zardari had had 246 cars on the pretext of security in 2015, whereas in 2016 he had fled the country, in 2017 he had 164 cars, and in 2018 he had 158 cars. Saeed said that former prime minister Nawaz Sharif had wasted $460,000 on a single visit to the United States in 2015 and spent 327,000 pounds from the public exchequer on his treatment in the United Kingdom. Similarly, over Rs4,310m from the public kitty was spent to provide security to a disqualified Nawaz Sharif in Riawind when it was declared a camp office by former Punjab chief minister Shehbaz SharifSaeed said Shehbaz had spent Rs8.726bn on his security as chief minister. He also wasted Rs1.3bn by using the special plane of prime minster 526 times, despite having his own helicopter. Former president Mamnoon Hussain, he said, spent Rs303m on the security of his camp office in Karachi.On the contrary, the minister said, Prime Minister Imran Khan would save the public's money by staying in the Pakistan embassy during his forthcoming visit to the United States. Likewise, he said the security expenditure of the Punjab chief minister had also been reduced by 86 per cent and travel expenses by 60 per cent after Usman Buzdar took charge of the office last year.Adviser to the Prime Minister on Climate Change Malik Amin Aslam then took the floor to brief the media on the progress made regarding the prime minister's Clean and Green Pakistan initiative and to announce a new policy on the use of plastic bans. "Plantation for the monsoon season is about to begin at the end of the month and we have set a target of planting 140 million trees," he announced.

سیاسی ، معاشی اور اخلاقی بحران

تحریر: محمد رمضان اچکزئی

ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج ہمارے ملک کو بے شمار بحرانوں کا سامنا ہے لیکن ہم باقی ماندہ بحرانوں کو چھوڑ کر صرف ملک کے سیاسی ،معاشی اور سب سے بڑھ کر اخلاقی بحران پر نظر ڈالتے ہیں کہ یوم آزادی 1947ء کے بعد ہمارا سیاسی نظام مختلف حالات میں ہچکولے لیتا ہوا آج جس بحرانی کیفیت میں ہے اس کا اندازہ ہر ذی شعور شخص کرسکتا ہے کہ ملک پر ڈکٹیٹرز کی براہ راست حکمرانی کئی سالوں تک قائم رہی اور کئی سال اشتراکِ اقتدار کا زمانہ دیکھا گیا۔اب موجودہ حکومت کی شکل میں جو سیاسی نظام قائم ہے اس نظام میں ہونے والے فیصلے بظاہر منتخب نمائندے کرتے ہیں لیکن ان فیصلوں کے پیچھے اسٹیبلشمنٹ کی حقیقی قوت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے جبکہ عام تاثر یہ ہے کہ ملک کا سیاسی نظام امریکہ ، برطانیہ،سعودی عرب اور اب چین کی خواہشات کے مطابق چلانا پڑتا ہے۔موجودہ حکومت آنے کے بعد امید کی جارہی تھی کہ نئی حکومت کے دور میں آئین اور قانون کی حکمرانی ہوگی اور جمہوریت کا حقیقی چہرہ سامنے آئے گا اور تو منتخب نمائندے حکمرانی کے غرور اور تکبر کی بجائے اپوزیشن کے ساتھ مل کر ایسے قوانین متعارف کرائیں گے جن پر 22 کروڑ عوام کا اعتماد ہوگا، ان قوانین سے ادارے مضبوط ہوں گے ، انصاف کی فراہمی عام شہریوں کیلئے سہل بنا دی جائے گی ، احتساب کا قانون برسر اقتدار حکمران اور اپوزیشن پارٹیوں سمیت ملک کے تمام طبقات کا بلاتفریق محاسبہ کرے گا ، وزیر اعظم عمران خان اور پی ٹی آئی کی حکومت بہترین گورننس کے تحت چلے گی اور اپنے وعدے کے مطابق ریاست مدینہ کے انصاف، احتساب اور مساوات کے خدوخال کے مطابق سیاسی نظام کو آگے بڑھایا جائے گا ،وزیر اعظم عمران خان مخالفین کو للکارنے ، دبانے اور سیاست میں گالی گلوچ اور نازیبا الفاظ کا خاتمہ کرکے شائستگی کے رویوں کو آگے بڑھا کر نفرتوں کے خاتمے کا آغاز کریں گے، احتساب اور انصاف کے ادارے خودمختاری سے کام کرتے ہوئے کرپشن میں ملوث افراد سے لوٹا ہوا ایک ایک پیسہ وصول کریں گے اور کرپشن میں ملوث خاندانی اور وراثتی سیاستدانوں اور ان کے جانشینوں کے خاتمے کیلئے سیاسی پارٹیوں میں حقیقی جمہوریت لانے کی قانون سازی کی جائے گی۔لیکن سیاسی نظام میں بہتری کا خواب اب تک پورا نہیں ہوسکا اور سیاسی نظام بحران کا شکار ہے ۔ذاتیات ، گالی گلوچ اور انتقام نے ملک میں انارکی پیدا کر دی ہے اور اندرونی کمزوریوں کی وجہ سے ملک کو بیرونی طاقتوں کے سامنے بھی کمزور پوزیشن کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس سیاسی بحران کے خاتمے کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا حکومت وقت کی ذمہ داری ہے۔ سیاسی نظام کی بحرانی کیفیت میں معیشت کی درگتی مشکل مرحلہ ہے یہی وجہ ہے کہ وزارت خزانہ کے اوپنر بیٹسمین اسد عمر وزارت سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اس وقت ملک کی معیشت روز بروز آئی ایم ایف اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی گرفت میں پھنستی جارہی ہے،روپے کی قدر میں اتنی کمی ہو گئی ہے کہ اس وقت ہماری کرنسی ڈالر کے مقابلے میں افغانستان، بنگلہ دیش، انڈیا اور سری لنکا جیسے ملکوں سے بھی کمزور ہو چکی ہے، ملک میں صنعتیں نہیں لگ رہیں، بجلی اور گیس مہنگا ہونے سے اشیائے برآمدات کی قیمتوں میں اضافہ ہوگیا ہے اور اس وقت برآمدات میں روز بروز کمی اور درآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے۔موجودہ حالات میں نئی حکومت امیدیں دلا رہی ہے کہ گزشتہ حکومتوں کی غلط معاشی پالیسیوں کو بدلنے سے آنے والے دنوں میں حالات بہتری کی طرف جائیں گے ۔لیکن موجودہ حکومت کے آنے کے بعد فی الحال معیشت میں افراتفری نے اسٹاک مارکیٹ سمیت تمام کاروبار متاثر کردیے ہیں، مہنگائی اور بے روزگاری بڑھ چکی ہے، عام شہریوں کی قوت خرید جواب دے چکی ہے، اشیائے خورد ونوش، پٹرولیم مصنوعات، بجلی، گیس ، پانی، تعلیم صحت ، روٹی، کپڑا اور مکان شہریوں کی پہنچ میں نہیں رہا، آئے روز شہری خودکشیاں اور خودسوزیاں کرکے اپنی جانوں سے ہاتھ دھو رہے ہیں، نوجوان ریاست مخالف عناصر کے پاس پہنچ رہے ہیں جبکہ بعض نوجوان سڑکوں پر لوٹ مار کرکے اپنے خاندان کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ان تمام معاشی حالات نے ملک میں بحرانی کیفیت پیدا کر دی ہے اس کیفیت سے نکلنے کیلئے ضروری تھا کہ سیاسی قائدین اور تمام ادارے ملک کی معیشت پر اتفاق رائے کرتے ہوئے ٹیکسز کا ایسا اعتدالانہ نظام لاتے جس میں ٹیکس دینے والے کسی تکلیف کا سامنا کیے بغیر ٹیکس کی ادائیگی کرتے ، ملک میں موجود تمام رہائشی بنگلوں، مکانوں، پلازوں، کارخانوں اور کاروبار سمیت بڑی بڑی گاڑیوں اور لگژری سامانوں پر بلا امتیاز ٹیکسز لگا کر معیشت میں بہتری لائی جاتی، امیروں پر براہ راست ٹیکس اور غریبوں کیلئے حکومتی سطح پر ویلفیئر کے تمام تقاضے پورے کیے جاتے اور ریاست کے اداروں میں کام کرنے والے آفیسروں اور اہلکاروں کی تنخواہوں میں بہت بڑے فرق کو کم کرکے اونچ نیچ کے خاتمے کیلئے اقدامات اٹھائے جاتے۔معیشت میں بہتری کیلئے حکمران غرور اور تکبر کے بجائے اہلیت اور تدبر سے اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ مل کر ملک کے مفاد میں فیصلے کریں، سیاسی ماحول کو بہتر بنائیں اور معیشت کو بہتری کی راہ پر گامزن کرنا اس وقت ہر محب وطن شہری کی ذمہ داری اور حکمران طبقے کا فرض ہے تاکہ ملک کو معاشی طور پر مستحکم کیا جاسکے۔سیاسی اور معاشی بحران کے علاوہ بدقسمتی سے ہمارے ملک کو سب سے بڑے بحران اخلاقی بحران نے کھوکھلا کر دیا ہے کیونکہ اسوقت ملک کے سیاسی و معاشی نظام کے رکھوالے ،اداروں میں کام کرنے والے اور اکثر شہریوں میں اخلاقیات کی کمی ہے لوگ جھوٹ، فریب، دھوکہ اور بے ایمانی کے ذریعے کام چلا کر مصنوعی زندگی گزار کر خوش ہو رہے ہیں جبکہ اس وقت ضرورت ہے کہ ہم ایمانداری، سچ اور محبت کے ذریعے پورے ملک کے عوام کو اکٹھا کرکے استحکام کیلئے اپنے حصے کا کام کریں۔جھوٹ اور بے ایمانی سے نفرت، سچ اور ایمانداری سے محبت کے مشن پر اختلاف رائے کو ختم کرتے ہوئے ملک کے سیاسی نظام اور معاشی حالات میں باہمی احترام کے ذریعے فیصلے کیے جائیں تاکہ ملک کو نہ صرف موجودہ بحرانوں سے نکالا جاسکے بلکہ دیگر بحرانوں کا بھی حل نکال کر 22 کروڑ عوام کو روز روز کی اذیت دینے کے بجائے انہیں بھی دنیا کے ترقی یافتہ شہریوں کی صف میں شامل کرکے ان کے مقدر میں خوشحالی لائی جاسکے۔اب اس کیلئے کون پہل کرے گا اور کون تاریخی کردار ادا کرکے اپنا نام تاریخ میں زندہ رکھے گا؟ آنے والے وقتوں میں اس کا انتظار کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کوئٹہ شہر کے اہم ٹیلی فون نمبرز

پولیس

ریلوے اسٹیشن:	9201490
کینٹ پولیس اسٹیشن:	9201087
بجلی روڈ پولیس اسٹیشن:	9202042
سٹی پولیس اسٹیشن:	9201250
گوالمنڈی پولیس اسٹیشن:	1217
پشتون آباد پولیس اسٹیشن:	2664040
قائدآباد پولیس اسٹیشن:	9202218
انڈسٹریل پولیس اسٹیشن:	92111050
پولیس لائن:	9201435
کچلاک پولیس اسٹیشن:	2890234
سریاب پولیس اسٹیشن:	9211080
بروری پولیس اسٹیشن:	2853610
نیو سریاب پولیس اسٹیشن:	2892033
شالکوٹ پولیس اسٹیشن:	2460190
ایمرجنسی سینٹر:	15
ایمرجنسی سینٹر (A):	9202555
ایمرجنسی سینٹر (B):	9202777
سول لائن پولیس اسٹیشن:	9202730
کرائمز برانچ:	9201418
صدر پولیس اسٹیشن:	9201435
ٹریفک ایمرجنسی:	9201991
سیٹلائٹ ٹاؤن پولیس اسٹیشن:	9211707
سی آئی اے:	9202253
ایئر پورٹ پولیس اسٹیشن:	2880387

بجلی

مرکزی شکایات سینٹر:	18
کوئٹہ سٹی ڈویژن:	9202027
ریونیو آفس سریاب:	9211341
سب ڈویژن کرانی:	2442834
کچلاک سب ڈویژن:	2890075
گوالمنڈی سب ڈویژن:	2869001
لیاقت بازار شکایت آفس:	9201459
بروری سب ڈویژن:	2828400
زرغون آفس:	2823403
سپرنٹنڈنٹ انجینئر کوئٹہ:	9202003

پی آئی اے

انکوائری:	117
ایکس چینج:	9201993/9202632
ریزرویشن:	9201066
ایئر پورٹ انکوائری:	114
ٹیکنیکل ایکسچینج:	9203873
ایئر پورٹ ایکسچینج:	2880213/6
ٹریفک:	2880028

ہسپتال

ایدھی سینٹر:	2830861/115
عمر فاؤنڈیشن:	2837296
سول ہسپتال ایمبولینس:	9202017
سول ہسپتال ایکس چینج:	9202017
کرسچن ہسپتال:	2842697
وفاقی میڈیکل سینٹر:	9211636
ہیلپر آئی ہسپتال:	9211087
ریلوے ہسپتال:	9211078
لیڈی ڈفرن ہسپتال:	2836532
فاطمہ جناح ٹی بی سینٹوریم:	2853618
چلڈرن ہسپتال:	2823705/11
مائیلو شہید ٹرسٹ	2824875/2828383
پاکستان جنرل ہسپتال	2842043/2842295
جیلانی ہسپتال:	2447183
ایل آر بی ٹی:	2850362
شعبہ حادثات سول ہسپتال / ایمرجنسی:	137
بی ایم سی:	2823618/2830553
فوجی فاؤنڈیشن میڈیکل سینٹر:	2664461

فائر بریگیڈ

سٹی فائر بریگیڈ:	2841118/920264
سرکلر روڈ:	9201066/16
کنٹونمنٹ بورڈ:	9201629

واسا شکایات

ایکسین:	9211612
سب آفس مالی باغ:	9202299
کواری روڈ:	9202846
ایوب اسٹیڈیم:	9202708

ٹیلی فون

ہیلپ لائن:	1236
شکایات:	1218
بلنگ ہیلپ لائن:	1200

دیگر اہم نمبرز

پی ٹی وی سینٹر:	9202626
ریڈیو پاکستان:	9202393
کوئٹہ پریس کلب:	2821731
بلوچستان بورڈ:	9202791

غربت بلوچستان کا مقدر نہیں

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے صوبے کی آبادی تقریباً90لاکھ کے لگ بھگ ہے۔بلوچستان معدنی ذخائر سے مالا مال صوبہ ہے یہاں سونا، تانبا، کوئلہ، کرومائیٹ، سنگ مرمر سمیت کئی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں۔

تحریر: چاندنی کاکڑ

بلوچستان کا صوبائی دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر کوئٹہ ہے۔صوبے میں مختلف ثقافت کے لوگ رہائش پذیر ہیں صوبہ اپنی خشک آب وہوا کیلئے مشہور ہے یہاں مختلف زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں تاہم اکثریت بلوچوں اور پٹھانوں کی ہے۔بلوچستان کو بلوچ قوم کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے صوبے میں معدنیات کے ساتھ

پانی کے مسئلے سے دوچار ہے بلوچستان کی اکانومی زراعت پر انحصار کرتی ہے اس کے باوجود حکومت زراعت کے فروغ وترقی اور کاشتکاروں وزمینداروں کو جدید طریقہ زراعت اختیار ہونے کے حوالے سے اقدامات کرتی نظر نہیں آئی غربت کی ایک اور بڑی وجہ صوبے میں تعلیم کی بھی ہے لوگ حصول تعلیم کے حق سے محروم ہیں۔صوبے کے بعض علاقے ایسے بھی ہیں جہاں سرے سے تعلیمی نظام کا وجود ہی نہیں اور سکولوں کا نام ونشان نہیں جس کی وجہ سے صوبے کی اکثر آبادی غیر تعلیم یافتہ ہے۔غربت صوبے میں تشدد اور ناخواندگی کی سب سے بڑی وجہ ہے، خواتین کی ناخواندگی کی شرح 20% ہے یہاں کے لوگ اپنی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں جیسا کہ تعلیم، صحت وصاف پانی

ساتھ اور بہت سے وسائل ہیں مگر بدقسمتی سے یہاں رہنے والے لوگوں کی معاشی حالت کچھ خاص اچھی نہیں ہے اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ میں بلوچستان کو پاکستان کا پسماندہ ترین صوبہ قرار دیا گیا ہے۔موجودہ دور میں صوبہ بلوچستان کا سب سے بڑا اور سنگین مسئلہ غربت ہے اور غربت کی شرح میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے صوبے میں گیس کے دوسرے بڑے ذخائر ہیں۔

قدرتی دولت کا ڈھیر ہونے کے باوجود صوبہ غربت سے دوچار ہے۔ملٹی پاورٹی ڈائمینشل انڈیکس کی رپورٹ کے مطابق بلوچستان کی71% فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کررہی ہے اس سنگین مسئلے پر بہت سی حکومت گزر چکی ہیں لیکن کسی نے اس حوالے سے ٹھوس اقدامات نہیں اٹھائے۔

صوبے میں غربت ہونے کی سب سے بڑی وجہ بیروزگاری یہاں کے لوگ بیچلرز ماسٹر اور ایم فل بی ایچ ڈی ڈگری ہونے کے باوجود بیروزگاری سے دوچار ہیں اور روزگار کے مواقع آئیں بھی تو عام پڑھا لکھا شخص بھی روزگار حاصل نہیں کرپاتا اور اسامیاں سیاسی بنیادوں پر تقسیم ہوجاتی ہیں اور ایک عام شخص ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ملازمتوں کے معاملے پر بے پناہ کرپشن ہورہی ہے نوکریوں کی بولیاں لگادی جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ صوبے کی شرح پسماندگی میں دن بدن اضافہ ہورہا ہے بے پناہ کرپشن نااہلی اور غفلت نے صوبے کو غریب ترین اور پسماندہ صوبے میں تبدیل کردیا ہے، صوبے کا ایک تہائی حصہ بیروزگار ہے،صوبے کے20% لوگوں کو پانی میسر ہے باقی آبادی

وغیرہ، صوبے کے مختلف اضلاع کی خواتین لفظ''تعلیم'' سے بھی ناواقف ہیں صوبہ معدنی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود پورے ملک میں اسکا شمار غریب اور پسماندہ ترین صوبوں میں ہوتا ہے۔ صوبے کے غریب پسماندہ تعلیم سے محروم ہونے کی بڑی وجہ یہاں کرپشن کا ہونا ہے پچھلے30سال دور میں صوبے کی ترقی وخوشحالی اور انفراسٹرکچر کی بہتری کیلئے بے پناہ فنڈ آیا مگر وہ کرپشن کی نظر ہوگیا انفراسٹرکچر کی بہتری کیلئے کسی قسم کے اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔کوئٹہ کو چھوڑ کر صوبے کے دور افتادہ علاقے پسماندگی اور غربت کی منہ بولتی تصویر بنے ہوئے ہیں اگر ارباب اختیار چاہیں تو صوبے کے وسائل کو بروئے کار لا کرنہ صرف صوبے کی حالت بدل سکتے ہیں بلکہ ملک کو بھی شاہراہ ترقی پر گامزن کرسکتے ہیں۔ بیروزگاری کے خاتمے کیلئے یہاں چھوٹی چھوٹی صنعتوں کے جال بچھائے جائیں بامقصد تعلیم اور بالخصوص فنی تعلیم کو فروغ دیا جائے۔

ملازمتیں میرٹ پر فراہم کی جائیں صوبے کے ایک عام فرد کو اسکے پیروں پر کھڑا کرنے کیلئے ترجیحی بنیادوں پر اقدامات کئے جائیں یہاں سرمایہ کاری کے لئے آنے والے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو اس بات کا پابند کیا جائے بلکہ اس حوالے سے قانون سازی کی جائے تاکہ وہ اپنی آمدن کا ایک حصہ علاقے کی ترقی وخوشحالی اور عوام کی حالت بہتر کرنے پر خرچ کریں، اس علاقے میں اچھے تعلیمی ادارے اور سکول بنائیں، غربت ہرگز بلوچستان کا مقدر نہیں ہے۔خلوص نیت اور ایمانداری سے کام کیا جائے تو صوبے کے ماتھے پر لگے غربت کے لیبل کی جگہ خوشحالی لے سکتی ہے۔

عوامی بجٹ ۔۔۔۔۔۔۔۔ عوامی ترجیحات

مالیاتی نظم وضبط، جدت کاری، کفایت شعاری

419,922 بلین روپے
کا تاریخی بجٹ 2019-20

108,133 بلین روپے
کا ریکارڈ ترقیاتی پروگرام

- وزیراعلیٰ ضلعی ڈویلپمنٹ پلان کے لیے 500 ملین روپے مختص
- صوبائی محکموں میں مجموعی طور پر 5445 نئی آسامیاں پیدا کرنے کا اعلان
- سیکنڈری ایجوکیشن کے لیے 55.72 بلین روپے مختص
- صحت کے شعبے کے لیے 34.15 بلین روپے مختص
- 2.5 بلین روپے مفت ادویات کی فراہمی کے لیے مختص
- صنعت اور توانائی کے شعبوں کے لیے 19.7 بلین روپے مختص
- بلوچستان عوامی ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے لیے 5300 ملین روپے مختص
- سماجی تحفظ اور غربت مٹاؤ اتھارٹی کا قیام
- کوئٹہ ڈویلپمنٹ پیکج کے لیے 3 بلین روپے مختص
- کوئٹہ میں آئی ٹی پارک کے قیام کے لیے 500 ملین روپے مختص
- مواصلات وتعمیرات کے لیے ترقیاتی مد میں 29.540 ملین روپے مختص
- لورالائی، دالبندین اور خضدار میں ماربل سٹی کے قیام کے لیے 300 ملین روپے مختص
- ڈیموں کی تعمیر کے لیے 500 ملین روپے مختص
- صوبے کے ہونہار طلباء وطالبات کو میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ کی فراہمی کے لیے 100 ملین روپے
- کیٹل فارمنگ کے لیے 52 ملین روپے مختص
- کوئٹہ ماسٹر پلان کے لیے 300 ملین روپے مختص
- ایکوٹورازم کی ترقی کے لیے 500 ملین روپے مختص
- ساحلی پٹی کی ماسٹر پلاننگ کے لیے 150 ملین روپے مختص
- ورکنگ ویمن ہاسٹل کی تعمیر کے لیے 600 ملین روپے مختص
- میڈیا اکیڈمی کے قیام کے لیے 300 ملین روپے مختص
- غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی
- نوجوانوں کو بلاسود قرضوں کی فراہمی کے لیے 600 ملین روپے مختص۔
- 123 نئے پرائمری سکول قائم کرنے کا اعلان
- 500 ملین روپے کی لاگت سے Voucher Scheme کا اجراء
- پہلی مرتبہ 4 نئے جامعات کے سب کیمپسز کے قیام کا اعلان
- معذور ملازمین کے لیے 2 ہزار روپے اسپیشل الاؤنس کا اعلان
- گرین ٹریکٹر پروگرام کے لیے 250 ملین روپے مختص
- 1 بلین روپے روشن بلوچستان سولر پراجیکٹ کے لیے مختص

ترقی کی راہ پر بلوچستان ہر قدم خوشحال بلوچستان

محکمہ اطلاعات حکومت بلوچستان

MG-01/2019-20

www.dpr.gob.pk. @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan